کیا جائے۔

قافلۂ سخت جاں | مصنف: اسعد گیلانی۔ ناشر: ادارہ ادب اسلامی ۲۲۔ اسے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔ ضخامت: ۴۰۰ صفحات۔ قیمت اعلیٰ ایڈیشن چھ روپے۔ سستا ایڈیشن چار روپیہ۔

ادب کا ایک معتد بہ اور بیش قرار حصہ وہ ہے جو جیل کی وحشت ناک تنہائیوں میں لکھا گیا ہے۔ اس کی وجوہ تو اور بھی بہت سی ہو سکتی ہیں لیکن دو بڑی وجہیں آسکر وائلڈ کے الفاظ میں یہ ہیں کہ "جیل خانے میں وقت آگے نہیں بڑھتا۔ کولہو کے بیل کی طرح چکر کاٹتا رہتا ہے، ایک نقطے کے گرد . . . . زندگی میں روح کش جمود اور سکوت طاری ہو جاتا ہے"۔ اور "جیل میں آکے خیالوں کی دنیا پر جمود طاری ہو جاتا ہے ـــــ خیالوں پہ نہیں خیالوں کی دنیا پہ ـــــ خیالوں میں تو بھونچال آجاتے ہیں مگر خیالوں کی دنیا میں کوئی جنبش نہیں ہوتی۔ جو واردات برسوں گزرے ہوئی تھی اور جسے میں نے بڑی آسانی سے فراموش کر دیا تھا آج ذہن کے نہ جانے کون سے گوشے سے ابھر کر پھر میرے سامنے آکھڑی ہوئی ہے اور اس کی تمام تفصیلات میری آنکھوں تلے بکھر گئی ہیں۔ بھولی بسری یادیں پھر سے یاد آگئی ہیں شاید یہی وجہ ہے کہ میں لکھنے بیٹھ گیا ہوں . . . "

وقت کا ٹھیراؤ اور زندگی کا سکوت و جمود، اور خیالوں کے بھونچال، یہی دو سبب ہیں جو کسی کو جیل میں لکھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ چنانچہ جنوری ۱۹۶۴ء میں جب اسعد صاحب لائل پور جیل میں پہنچے تو اپنے لیے جہاں اور بہت سی مصروفیات انہوں نے پیدا کیں وہاں ایک مصروفیت تحریر کی بھی رکھی۔ روداد اسیری لکھی، اپنے قافلے کے ساتھیوں کے تعارف لکھے زندانیوں کا پروگرام لکھا، روداد چمن کے عنوان سے اجتماع لاہور کا حال لکھا اور پھاٹک کھلنے تک جو کچھ پیش آتا گیا لکھتے گئے۔ خیالوں کے ہر بھونچال کو قلم سے کاغذ پر منتقل کرتے گئے۔

یہ کتاب خطوط کا مجموعہ ہے جس میں انہوں نے عبارت آرائی کے بجائے سیدھے سادے تاثراتی انداز میں اپنے خیالات رقم کیے ہیں۔ مخاطب ان خطوط کا خاموش طبع دور افتادہ چھوٹے